اسراف کا نتیجہ

مصر کا حکمراں خدیو اسماعیل پاشا (۱۸۹۵۔۱۸۳۰) اعلیٰ صلاحیت کا مالک تھا۔ اس نے نہایت ہوشیاری کے ساتھ مصر کو عملی طور پر ترکی کی عثمانی خلافت سے آزاد کر لیا۔ بحر احمر اور بحر روم کو ملانے کے لئے نہر سویز نکالنے کا منصوبہ (۱۸۶۶) اسی کے زمانہ میں بنا۔ اسماعیل پاشا نے اس منصوبہ کی اہمیت کو سمجھا اور اس کو فوراً منظوری دے دی۔

خدیو اسماعیل پاشا عوام کو خوش کرنا بھی جانتا تھا۔ چنانچہ وہ مصر کا پہلا حکمراں ہے جس نے ملک میں ۱۸۶۷ء میں منتخب اسمبلی کے طریقہ کو رائج کیا۔ اس کی زندگی میں اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں جو اس کی اعلیٰ صلاحیت کو ثابت کرتے ہیں۔ اس کے باوجود خدیو اسماعیل پاشا کا آخری انجام یہ ہوا کہ وہ نالائق حکمراں قرار پایا اور اپنے بیٹے توفیق پاشا کے حق میں اس کو تخت و تاج چھوڑنا پڑا۔

اس ناکامی کی وجہ خدیو اسماعیل پاشا کی ایک غلطی تھی اور وہ اس کا حد سے بڑھا ہوا اسراف تھا۔ مصر میں وہ ایک فضول خرچ حکمراں کی حیثیت سے مشہور تھا۔ اس کے علاوہ جب وہ مصر سے باہر (ترکی، فرانس وغیرہ) جاتا تو وہاں وہ اور بھی زیادہ بے دردی کے ساتھ دولت خرچ کرتا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے زمانہ میں مصر کے قرضہ کی مقدار ۱۱۰ ملین پونڈ تک پہنچ گئی تھی۔

خدیو اسماعیل پاشا کی فضول خرچیوں کو پورا کرنے کے لئے مصر کا خزانہ ناکافی تھا۔ چنانچہ اس نے ملک کے بیت المال، خیراتی اوقاف اور یتیموں اور بیواؤں کے فنڈ سے بھی قرض لے رکھا تھا جو تقریباً ۵۳۷۰۰۰ پونڈ کے برابر تھا۔ ان قرضوں کی ادائیگی کیلئے اس نے مصری عوام کے اوپر ٹیکسوں کا بوجھ لاد دیا۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اسکے زمانہ میں تقریباً چالیس قسم کے ٹیکس ملک میں نافذ تھے۔ عبدالرحمٰن الرافعی کی کتاب "اسماعیل" اور یوسف نہاس کی کتاب "الفلاح" میں اسکے ٹیکسوں کی جو تفصیل درج ہے وہ انتہائی دہشت ناک ہے۔ مثلاً قدیم مصری کسان ایک لباس پہنتے تھے جس کو زعبوط کہا جاتا تھا۔ اسماعیل پاشا کی حکومت نے اس کپڑے پر بھی ٹیکس لگا دیا۔ ایک زعبوط پر ایک ریال ٹیکس تھا۔ ادائیگی کے وقت زعبوط کی آستین پر ایک خاص قسم کی مہر ڈال دی جاتی تھی کہ جو اس بات کی علامت تھی کہ اس کا ٹیکس ادا ہو چکا ہے۔ بدقسمتی یہ تھی کہ یہ مہر پانی لگنے سے چھوٹ جاتی تھی۔ اس لئے کسان زعبوط کو دھوتے ہوئے اسکے مہر کے حصہ کو چھوڑ دیتا۔ کیونکہ معلوم تھا کہ ٹیکس وصول کرنے والے جو ہر وقت بازاروں میں گھومتے رہتے تھے۔ مہر کا نشان مٹتے ہی اس کے اوپر دوسرا ریال لگا دیں گے۔ ٹیکسوں کی اس کثرت کے باوجود یہ حال تھا کہ دو سال تک سرکاری ملازموں اور فوجیوں کی تنخواہیں نہ دی جا سکیں۔

مگر قرض کی ادائیگی کے لئے یہ سارے ٹیکس بھی ناکافی ثابت ہوئے۔ کیونکہ اسماعیل پاشا کا اسراف بھی اسی کے ساتھ برابر جاری تھا۔ آخر وہ اندوہناک واقعہ ہوا جس نے مصر کی تاریخ بدل ڈالی۔ اسماعیل پاشا نے قرضوں کی ادائیگی کے لئے نہر سویز میں حکومت مصر کے حصہ کو ۱۸۷۶ء میں انگلستان کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب اس سے بھی قرضوں کا بوجھ ختم نہ ہوا تو اس نے فرانس کے قرضوں کے معاوضہ میں فرانس کو انگلستان کے ساتھ سویز میں شریک قرار دے دیا اور سوئز کے اوپر جہاں پہلے انگلستان اور مصر کا کنٹرول تھا، اب فرانس اور انگلستان کا کنٹرول قائم ہو گیا اور اسی کے ساتھ مصر میں ان کی سیاست کے داخلہ کا دروازہ بھی کھل گیا۔

جمال عبدالناصر کا ۱۹۵۶ء میں سوئز کو نیشنلائز کرنا گویا اسماعیل پاشا کی اسی غلطی کی اصلاح تھا۔ مگر صدر ناصر نے یہ دوسری غلطی کی کہ اسراف کی اصلاح ناعاقبت اندیشانہ اقدام سے کرنی چاہی جو مصر کے حق میں پہلے سے بھی زیادہ مہنگی ثابت ہوئی۔

زندگی خواہ افراد کی ہو یا قوموں کی، نہایت نازک امتحان ہے۔ یہاں ہر ایک کے حوصلہ اور ہوشمندی کی جانچ ہو رہی ہے۔ ہمیں ہر وقت چوکنا رہنا ہے۔ کیونکہ کوئی ایک غلطی بھی اتنی فیصلہ کن ہو سکتی ہے کہ ہماری ساری امیدوں پر پانی پھیر دے اور ہمارے لئے بالآخر حسرت کے سوا اور کوئی کچھ نہ چھوڑے۔